06

پنچایت (منشی پریم چند)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اِستعفا	کسی چیز سے دست بردار ہونا	بھل منسی	شرافت
مُصَنِّفین	لکھاری، مصنف کی جمع	تقاضا	مطالبہ
ساجھا	مشترک، حصہ داری	چالوں	سازشیں
سونپنا	حوالے کرنا	کلیجہ دھک سے ہو جانا	دل پر خوف چھا جانا
رُو بَرُو	آمنے سامنے	مُنکَسِرانہ	عاجزی والا
رِکابِیاں	پلیٹیں	فریق	گروہ
دَم نہ لینا	سانس نہ لینا	کِواڑ	دروازہ
فیض	فائدہ، سخاوت، بھلائی	مُباحَثہ	بحث کرنا
تحصیلِ علم	علم حاصل کرنا	دَم لینا	تھوڑا آرام کرنا/ سانس لینا
تازِیَانے	کوڑے، چابک	خُوبیِ تقدیر	قسمت کا کمال، قسمت کی خوبی
قُرب وجوار	آس پاس/ اردگرد	یاد کان میں ڈالنا	یاد کرانا
وَعدے وَعِید	قول وقرار	بِگاڑ	خرابی، رنجش، ناراضی
پگڑی کی مُہر	رجسٹری ہونا، اپنے نام لگوانا	بے کَس	بے سہارا، لاچار
نِباہ	تکمیل، وفاداری، گزارہ	غَضبناک	غصے سے بھرا
خُون چُوس لینا	بساط سے زیادہ کام لینا	تاڑ لینا	پہچان لینا
پَنچایَت	جرگہ، پنچوں کی کمیٹی، جھگڑا رفع کرنے کا جلسہ	بغلیں جھانکنا	شرمندہ ہونا
اَندیشہ	خوف، ڈر	مُعتَرِضَانہ	اعتراض والا
کَمان	ایک آلہ جس سے تیر چلاتے ہیں	اَن بَن	لڑائی
رُسُوخ	رسائی/ پہنچ	ہتھوڑے کی ضرب کی طرح لگنا	شدید چوٹ لگنا
دانِست	سمجھ، ادراک، واقفیت		

Scanned with CamScanner

جڑ کھودنا	بنیاد ختم کرنا/نقصان پہنچانا	تحکمانہ	حکم کرنا، زبردستی، زورآوری
بیلوں کی گوئیاں مال	بیلوں کی ایک اچھی جوڑی	دغابازی	دھوکا دہی
منسوخ	ختم کردینا	رَوانی بیان	مسلسل، تسلسل کے ساتھ بولنا
اُدھارا	ادھار لینا، مانگ لینا	شیریں بیانی	میٹھی گفتگو، اچھا انداز
یکّہ گاڑی	تانگہ، بیل گاڑی	غرض مند	ضرورت مند
جوتنا	لگانا	یکّے کا بُوا	تانگے میں جانور جوتنے کی جگہ
دُوبھر	مشکل	مار کی تاب نہ لانا	مار برداشت نہ کرنا
کوڑے رَسید کرنا	کوڑے مارنا	رَت جگا	رات بھر جاگنا
پَو پھٹنا	سپیدہ صبح ہونا، نور کا تڑکا ہونا، سویرا ہونا	پُھولے نہ سمانا	خوش ہونا
کلیجہ سُن ہوجانا	سکتے میں آجانا	تاوان	ہرجانہ، اغواکاروں کو ادا کی جانے والی رقم، جنگی جرمانہ
پچھاڑیں کھانا	زمین پر لوٹنا، تڑپنا، شدید رنج وغم کا اظہار	رَاستی	سچائی
چھاتی پیٹنا	ماتم کرنا	چرکا	نقصان، کٹنے کا زخم، داغ
نِکوڑا	نکما	کڑک کر	گرج کر، سخت لہجے سے
فیاضانہ	سخاوت والا	غول بندی	گروہ بنانا
مُجادَلے	لڑائی، بحث ومباحثہ	ہَامی	ہاں کرنا
پدَر	باپ	کَامِل	مکمل
مَشغُول	مصروف	تنوّع	قسم قسم کا ہونا، مختلف اقسام کا ہونا
زانُوئے اَدب تہ کرنا	مؤدب بیٹھنا، شاگرد ہونا	مَانجھنا	رگڑ رگڑ کر صاف کرنا، اجالنا
تاحینِ حیات	زندگی بھر	تاک کر نشانہ مارنا	چن کر نشانہ لگانا
ہانپ کر	تھک کر، سانس پھول جانا	زخم پر نمک چھڑکنا	تکلیف میں اضافہ کرنا، پریشانی کو بڑھانا
وَضع	بناوٹ، شکل	دَقیقہ فرو گزاشت نہ کرنا	کوئی کسر نہ چھوڑنا
تسکین	راحت، آرام، سکون	خاطر داری	خدمت
پُرسِش	تفتیش، باز پرس، پوچھ گچھ	مُداخلت	دخل اندازی

Scanned with CamScanner

بے دریغ	بے تحاشا/ بلاتوقف	بے اِعتنائی	اہمیت نہ دینا، بے توجہی
جامے سے باہر ہونا	آپے سے باہر ہونا	وبال	مصیبت
شرمندۂ منت	ممنون احسان، احسان مند، احسان ماننا	تصفیہ	صلح، فیصلہ
منطِق	علم دلیل، گفتگو، خوش کلامی	گریہ وزاری	رونا پیٹنا، واویلا، کہرام، آہ وبکا
پنچ	پنچایت کرنے والا، ثالث	عذر	بہانہ
اعتراض	نکتہ چینی، حجت	کِواڑ	دروازہ
فرطِ مسرت	خوشی کی زیادتی	مُباحَثہ	بحث کرنا
جھمیلے	جھگڑا، فساد	جھلّائے ہوئے	غصے میں آئے ہوئے، چڑچڑا پن
شانِ فضیلت	بڑائی کی شان	حفظِ ماتقدم	قبل از وقت حفاظت، پیش بندی
جرح	بحث	الم ناک	غم ناک
کایا پلٹنا	حالت تبدیل ہونا	ٹٹولنا	ہاتھ سے چھو کر معلوم کرنا، بے دیکھے ڈھونڈنا، عندیہ لینا
سنگین	سخت/ پتھریلا	نَدارَد	نہ ہونا/ غیر موجود
ہبہ نامہ	وہ کاغذ یا دستاویز جس میں کسی چیز کو بخشنے کا اقرار لکھا جائے	تاپنا	سینکنا
غداری	بغاوت، سرکشی، بے وفائی	جگر توڑ کر	سخت محنت کرنا
پچھائیں	بیلوں کی ایک نسل	دونا	دُگنا
ٹھنی	آمنا سامنا ہوا، اَن بَن ہوگئی، لڑائی ہوگئی	اصیل جانور	خاص نسل کا جانور، نجیب نسل کا جانور
تشبیہ	مشابہت، تمثیل	ہاؤ چھوٹ جانا	سخت گھبرا جانا، ہائے ہائے کرنا
رزم گاہ	میدان جنگ	گُھومَر	چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنا بھرکس نکال دینا
صلاح	مشورہ		
طبیعت لہرانا	طبیعت میں امنگ پیدا ہونا	کھوے	پھیرا، چکر

خلاصہ (بورڈ 2016,17,19ء)

منشی پریم چند کا شمار اُردو کے اولین افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ سبق پنچایت ان کا ایک مشہور افسانہ ہے جس میں انصاف کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

جمن شیخ اور الگو چودھری میں بڑا یارانہ تھا۔ ایک کو دوسرے پر مکمل یقین تھا۔ جمن جب حج کرنے گئے تو اپنا گھر الگو کو سونپ گئے تھے۔ ا... دوستی کا آغاز اس زمانے میں ہوا جب دونوں لڑکے جمن کے پدر بزرگوار شیخ جمعراتی کے روبرو زانوئے ادب تہ کیا کرتے۔ شیخ جمن کی ایک بوڑھی خالہ تھیں۔ ان کے پاس کچھ تھوڑی سی ملکیت تھی لیکن وارث کوئی نہ تھا۔ جمن نے سبز باغ دکھا کر خالہ اماں سے وہ ملکیت اپنے نام کرالی تھی۔ جب تک ہبہ نامہ پر رجسٹری نہ ہوئی تھی۔ خالہ کی خوب خاطرداریاں ہوتی تھیں لیکن جمن کے نام رجسٹری ہوتے ہی خالہ کی خاطرداریوں پر مہر ہو گئی۔ کچھ دن تک خالہ نے دیکھا مگر جب برداشت نہ ہوا تو جمن سے شکایت کی کہ ''میرا تمھارے ساتھ نباہ نہ ہوگا تم مجھے روپے دے دیا کرو میں اپنا الگ پکا لوں گی۔'' جمن نے بے اعتنائی سے جواب دیا: ''روپیہ کیا یہاں پھلتا ہے؟ میرا خون چوس لو، میں کوئی یہ تھوڑے ہی سمجھتا تھا کہ تم خواجہ خضر کی حیات لے کر آئی ہو۔''

خالہ جان اپنے مرنے کی بات نہیں سن سکتی تھیں۔ جامے سے باہر ہو کر پنچایت کی دھمکی دی۔ جمن ہنسے ''ضرور پنچایت کرو، مجھے بھی دن رات کا وبال پسند نہیں۔'' اس کے بعد کئی دن تک بوڑھی خالہ لکڑی لیے آس پاس کے گاؤں کے چکر لگاتی رہیں۔ گھوم گھام کر بڑھیا الگو چودھری کے پاس آئی اور کہا کہ بیٹا تم بھی گھڑی بھر کو میری پنچایت میں چلے آنا۔

الگو نے بے رخی سے کہا مجھے بلا کر کیا کرو گی؟ جمن میرے پرانے دوست ہیں۔ اس سے بگاڑ نہیں سکتا۔ خالہ نے تاک کر نشانہ مارا: بیٹا کیا بگاڑ کے ڈر سے ایمان کی بات نہ کہو گے؟ شام کو ایک پیڑ کے نیچے پنچایت بیٹھی۔ بڑھیا نے اپنا دکھ بیان کیا۔

رام دھن مصر بولے۔ جمن میاں! پنچ کسے بناتے ہو؟ جمن نے کہا خالہ جسے چاہیں پنچ بنائیں۔ مجھے کوئی عذر نہیں ہے۔ خالہ نے الگو چودھری کو پنچ چنا۔ جمن فرطِ مسرت سے باغ باغ ہو گیا۔ الگو بغلیں جھانکنے لگا لیکن خالہ نے کہا کہ بیٹا دوستی کے لیے کوئی اپنا ایمان نہیں بیچتا۔ الگو چودھری نے کہا: شیخ جمن ہم اور تم پرانے دوست ہیں۔ یہ انصاف اور ایمان کا معاملہ ہے۔ خالہ نے اپنا حال کہہ سنایا۔ تم کو بھی جو کچھ کہنا ہے کہو۔

جمن نے کہا کہ میں خالہ کو اپنی ماں کے برابر سمجھتا ہوں۔ ہاں عورتوں میں اَن بَن رہتی ہے۔ کھیتوں کی حالت کسی سے چھپی نہیں۔ آگے پنچوں کا حکم سر آنکھوں پر۔

الگو قانونی آدمی تھے۔ جرح ختم ہونے کے بعد فیصلہ سنایا۔ شیخ جمن تمھیں چاہیے کہ خالہ جان کے ماہوار گزارے کا بندوبست کر دو۔ ورنہ ہبہ نامہ منسوخ ہو جائے گا۔ جمن نے جب یہ فیصلہ سنا تو سناٹے میں آ گیا۔ اس فیصلے نے الگو اور جمن کی دوستی کی جڑیں ہلا دیں۔ جمن کو انتقام کی خواہش چین نہ لینے دیتی تھی۔ خوش قسمتی سے موقع بھی جلد مل گیا۔

الگو چودھری پچھلے سال میلے سے بیلوں کی ایک اچھی گوئیاں مول لائے تھے۔ پنچایت کے ایک مہینا بعد ایک بیل مر گیا۔ باقی ایک بیل کس کام کا؟ اس کا جوڑا بہت ڈھونڈا مگر نہ ملا۔ ناچار اسے بیچ ڈالنے کی صلاح ہوئی۔ ایک سمجھو سیٹھ تھے۔ انھیں بیل کی ضرورت تھی۔ اس بیل پر ان کی طبیعت لہرائی۔ دام کے لیے ایک مہینے کا وعدہ ہوا۔ چودھری بھی غرض مند تھے۔ گھاٹے کی کچھ پروا نہ کی۔ سمجھو نے نیا بیل پایا۔ منڈی لے گئے وہاں کچھ سوکھا بھس ڈال دیا۔ غریب جانور ابھی دم بھی نہ لینے پاتا کہ پھر جوت دیا۔ ایک دن چوتھے کھیوے میں سیٹھ جی نے دونا بوجھ لادا۔ بیل جگر توڑ کر چلا۔ سیٹھ کو جلد گھر پہنچنے کی فکر۔ کئی کوڑے بے دردی سے لگائے۔ بیل زمین پر گر پڑا اور ایسا گرا کہ پھر نہ اٹھا۔ سیٹھ نے وہیں رت جگا کرنے کی ٹھان لی۔ اپنی دانست میں وہ جاگتے رہے مگر جب پو پھٹی تو دیکھا کہ نہ پیسوں والی تھیلی تھی نہ اس کا سامان۔ سر پیٹ لیا۔ صبح کو بہ ہزار خرابی گھر پہنچے۔

اس واقعے کو کئی ماہ گزر گئے۔ الگو جب اپنے بیل کی قیمت مانگتے تو سیٹھ اور سیٹھانی دونوں جھلائے ہوئے کتوں کی طرح چڑھ بیٹھتے۔ بحث مباحثہ ہوتا رہا۔ مجادلے کی نوبت آ پہنچی۔ چند معزز لوگوں نے پنچایت کا مشورہ دیا۔ دونوں مائل ہو گئے۔

تیسرے دن اسی سایہ دار درخت کے نیچے پھر پنچایت بیٹھی۔ رام دھن مصر نے کہا۔ بولو چودھری! کن کن آدمیوں کو پنچ بناتے ہو؟ الگو نے جواب دیا ''سمجھو سیٹھ ہی چن لیں۔'' سمجھو سیٹھ کھڑے ہو گئے اور کہا کہ میں شیخ جمن کو چنتا ہوں۔ الگو نے جمن کا نام سنا تو کلیجہ دھک سے ہو

Scanned with CamScanner

گیا۔ شیخ جمن کو اپنی عظیم الشان ذمہ داری کا احساس ہوا تو اس نے سوچا کہ خدا کے حکم میں میری نیت کو مطلق دخل نہ ہونا چاہیے۔

پنچایت شروع ہوئی۔ فریقین نے اپنے حالات بیان کیے۔ جمن نے اپنا فیصلہ سنایا "سمجھو کو بیل کی پوری قیمت دینا واجب ہے۔ جس وقت بیل ان کے گھر آیا اس کو کوئی بیماری نہ تھی۔ اگر قیمت اسی وقت دے دی گئی ہوتی تو سمجھو اسے واپس لینے کا ہرگز تقاضا نہ کرتے۔" یہ فیصلہ سنتے ہی چودھری پھولے نہ سمائے۔

ایک گھنٹے کے بعد جمن شیخ الگو کے پاس آئے اور ان کے گلے لپٹ کر بولے۔ "بھیا! جب تم نے میری پنچایت کی میں دل سے تمھارا دشمن تھا۔ مگر آج مجھے معلوم ہوا کہ پنچایت کی مسند پر بیٹھ کر نہ کوئی کسی کا دوست ہوتا ہے نہ دشمن۔ انصاف کے سوا اسے کچھ نہیں سوجھتا۔" الگو رونے لگے، دل صاف ہو گئے۔ دوستی کا مرجھایا ہوا درخت پھر سے ہرا ہو گیا۔

اقتباسات کی تشریح

اقتباس نمبر 1

09806001

بوڑھی خالہ نے اپنی دانست میں تو گریہ وزاری کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی، خوبیٔ تقدیر کوئی اس طرف مائل نہ ہوا۔ کسی نے تو یوں ہی ہاں ہوں کر کے ٹال دیا؛ کسی نے زخم پر نمک چھڑک دیا۔ چاروں طرف سے گھوم گھام کر بڑھیا الگو چودھری کے پاس آئی۔ لاٹھی پٹک دی اور دَم لے کر کہا۔

سبق کا عنوان: پنچایت   **مصنف کا نام:** منشی پریم چند

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
گریہ وزاری	رونا پیٹنا	دَم لے کر	سانس لے کر
دانست	سمجھ، ادراک	زخم پر نمک چھڑکنا	سخت تکلیف دینا

سیاق وسباق:

الگو چودھری اور شیخ جمن میں دوستی تھی اور دونوں کی دوستی کا آغاز شیخ جمعراتی سے تعلیم حاصل کرنے کے دوران ہوا۔ جمن نے سبز باغ دکھا کر بوڑھی خالہ کی جائیداد ہتھیالی۔ خالہ نے پنچایت کا سہارا لیا۔ تشریح طلب اقتباس اسی موقع سے لیا گیا ہے۔ بعد کے سبق میں سرپنچ الگو بنا، اُس نے جمن کے خلاف انصاف سے فیصلہ دیا۔ الگو اور جمن میں دشمنی ہو گئی۔ پھر الگو نے بیل سمجھو سیٹھ کو بیچا۔ وقت مقررہ پر سمجھو سیٹھ نے رقم ادا نہ کی۔ بالآخر معاملہ پنچایت تک پہنچا۔ اب جمن سرپنچ بنائے گئے جنھوں نے حق کے ساتھ فیصلہ سناتے ہوئے الگو کے حق میں فیصلہ دیا۔ اس طرح دونوں کی دشمنی پھر سے دوستی میں بدل گئی۔

تشریح: شیخ جمن نے خالہ کی زمین ہتھیانے کے بعد ان سے بدسلوکی کرنا شروع کی تو خالہ پریشان ہو گئیں۔ انھوں نے پہلے تو شیخ جمن کو احساس دلانے کی سعی کی لیکن جب اس نے کوئی توجہ نہ دی تو خالہ نے سماجی دباؤ ڈالنے کے لیے گاؤں کے لوگوں کو اپنی بپتا سنانا شروع کی کہ میرے ساتھ کیا ظلم ہو رہا ہے۔ معاشرتی زندگی میں کسی بھی شخص کی طرف سے ہونے والی ناانصافی یا بدسلوکی کو روکنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اس کے ناپسندیدہ عمل کی تشہیر کی جائے تاکہ وہ لوگوں کی ناپسندیدگی سے بچنے کے لیے یا لوگوں کی باتوں سے دب کر اپنی اصلاح کر لے کیوں کہ کوئی شخص بھی یہ نہیں چاہتا کہ لوگ اسے برا سمجھیں یا برا کہیں۔ اس کا ذکر اچھے الفاظ کی بجائے برے لفظوں میں کیا جائے۔ اسی سماجی رویے کو سامنے رکھتے ہوئے خالہ نے شیخ جمن کے کرتوت لوگوں کے سامنے رکھنا شروع کیے۔ بیچاری نے اپنی طرف سے پوری کوشش کر کے دیکھ لی۔ سب کے سامنے رو پیٹ کے دیکھ لیا لیکن ان کی بدقسمتی کہ کوئی بھی ان کی طرف متوجہ نہیں ہوا۔ ان کی آہ وزاری ان کا رونا دھونا بیکار گیا۔ لوگوں نے بوڑھی عورت کی باتوں کو اس قابل نہ سمجھا کہ اس کی دادرسی ہو سکتی۔ کوئی سن کے ہوں ہاں کر کے ٹال دیتا۔ تو کوئی الٹا اس کے زخموں پر نمک چھڑکتا۔ ہمارے یہاں عام طور پر لوگ دوسروں کے مسائل میں الجھنے سے بچتے ہیں۔ تو دوسری طرف یہ رویہ بھی عام ہے کہ جب وہ کسی شخص کو مصیبت میں دیکھتے ہیں تو اپنا غبار

نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب خالہ ہر طرف سے مایوس ہوگئی تو شیخ جمن کے دوست الگو کے پاس پہنچ گئی اور اپنی لاٹھی ایک طرف پٹک کر اپنی کہانی سنائی اور کہا کہ الگو پنچایت میں اس کی طرف سے بیٹھے۔ یہ خالہ کے موقف کی سچائی تھی جس نے یہ نہ دیکھا الگو شیخ جمن کا دوست ہے۔ خالہ کو یقین تھا کہ سچائی ہمیشہ جیتا کرتی ہے۔

09806002

اقتباس نمبر 2

پنچو! آج تین سال ہوئے، میں نے اپنی سب جائیداد اپنے بھانجے جمن کے نام لکھ دی تھی، اسے آپ لوگ جانتے ہوں گے۔ جمن نے مجھے تاحینِ حیات روٹی کپڑا دینے کا وعدہ کیا تھا۔ سال چھ مہینے تو میں نے ان کے ساتھ کسی طرح رو دھو کر کاٹے مگر اب مجھ سے رات دن رونا نہیں سہا جاتا۔ مجھے پیٹ کی روٹیاں تک نہیں ملتیں۔ بے کس بیوہ ہوں۔ تھانہ کچہری کر نہیں سکتی، سوائے تم لوگوں کے اور کس سے اپنا دکھ روؤں۔ تم لوگ جو راہ نکال دو، اس راہ پر چلوں، اگر میری بُرائی دیکھو، میرے مُنھ پر تھپڑ مارو، جمن کی بُرائی دیکھو تو اسے سمجھاؤ۔ کیوں ایک بے کس کی آہ لیتا ہے؟''

سبق کا عنوان: پنچایت **مصنف کا نام:** منشی پریم چند

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تاحینِ حیات	ساری زندگی	بے کس	بے سہارا، بے بس
جائیداد	ملکیت، زمین	کچہری	عدالت، انصاف گاہ

تشریح:

تشریح طلب اقتباس پنچایت کے سامنے خالہ کے بیان پر مشتمل ہے۔ خالہ پنچوں سے مخاطب ہو کر اپنا موقف بیان کرتی ہے کہ تین سال ہوگئے ہیں کہ میں نے اپنی جائیداد اپنے بھانجے جمن کے نام لکھ دی تھی اور اس نے میرے ساتھ یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ مجھے زندگی بھر کھانا، کپڑا اور رہائش فراہم کرے گا لیکن وہ اپنے وعدے پر پورا نہیں اُترا۔ حضورؐ کا ارشاد ہے:

''جس کا عہد نہیں اس کا ایمان نہیں''

وعدے کے ایفا کو یہ اہمیت اس لیے دی گئی کہ معاشرتی زندگی کے معاملات وعدوں پر ہی چلتے ہیں۔ فرد کے فرد کے ساتھ، جماعت کے جماعت کے ساتھ، قوم کے قوم کے ساتھ ملک کے ملکوں کے ساتھ کیے ہوئے عہد یا وعدے ہی ان کے درمیان موجود تعلقات کی بقا کے ضامن ہوتے ہیں اگر کوئی بھی فریق وعدہ خلافی کرتا ہے تو اس کے اور دوسرے فریق کے معاملات گڑبڑ ہو جاتے ہیں۔ خالہ نے پنچایت میں شیخ جمن کی وعدہ خلافی کی دہائی اسی لیے دی کہ وہاں موجود لوگوں کو اس امر کا اندازہ ہو جائے کہ شیخ جمن کے اس رویے کے نتیجے میں خالہ پر کیا گزر رہی ہے۔ خالہ نے اس امر کی وضاحت بھی کی کہ میں نے چھ مہینے تو کسی نہ کسی طرح رو دھو کے گزار دیئے لیکن اب ہر وقت کا رونا میرے لیے ناقابل برداشت ہو گیا ہے۔ مجھے اتنا کھانا بھی نہیں ملتا کہ اپنا پیٹ بھر سکوں۔ میرا کوئی سہارا تو ہے نہیں، بیوہ ہوں۔ اس قابل بھی نہیں کہ اپنا مسئلہ عدالت لے کر جاؤں۔ پولیس اور کچہری کے چکر میں پڑنے کی نہ میری عمر ہے نہ بساط۔ میرے لیے یہی ممکن تھا کہ میں آپ لوگوں کے سامنے اپنے دکھڑا روؤں، اپنا مسئلہ بیان کروں، اور تم لوگ کوئی ایسا راستہ نکالو جس پر میں چل سکوں۔ اگر تم لوگ دیکھو کہ میری غلطی ہے تو مجھے سزا دو اور اگر جمن غلطی پر ہے تو اسے سمجھاؤ کہ کیوں ایک بیوہ کی بددعا لیتا ہے۔ خالہ نے پنچائیت میں آکر بڑے تحمل کے ساتھ اپنا موقف بیان کیا اور شیخ جمن کو برا بھلا کہنے کے بجائے عاجزانہ انداز اختیار کیا کہ وہ کیوں بیوہ کی بددعا لیتا ہے۔

اقتباس نمبر 3

09806003 (بورڈ 2019ء)

علم اُس کی تقدیر ہی میں نہ تھا۔ شیخ جمعراتی خود دعا اور فیض کے مقابلے میں تازیانے کے زیادہ قائل تھے اور جمن پر اس کا بے دریغ استعمال کرتے تھے۔ اُسی کا یہ فیض تھا کہ آج جمن کی قرب و جوار کے مواضعات میں پرستش ہوتی تھی۔

Scanned with CamScanner

سبق کا عنوان: پنچایت　　　مصنف کا نام: منشی پریم چند

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تقدیر	مقدر کا لکھا قسمت	فیض	فائدہ، نیک نفع
تازیانہ	کوڑا، چابک	پرسش	پوچھ گچھ، استفسار

تشریح:

دھنپت رائے المعروف منشی پریم چند کا شمار اُردو کے اولین افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ سبق ''پنچایت'' ان کا معروف افسانہ ہے جس میں عدل وانصاف کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے انھوں نے بتایا ہے کہ انصاف کی مسند پر بیٹھ کر اپنے پرائے میں کوئی تمیز نہیں ہوتی۔

زیرِ تشریح نثر پارے میں پریم چند جمن اور الگو چودھری کے تحصیل علم کے انداز پر روشنی ڈالتے ہوئے کہتے ہیں کہ الگو نے شیخ جمعراتی کے گھر کے بہت کام کیے۔ برتن دھوئے اور حقہ تازہ کرنے کا کام مسلسل جاری رکھا۔ الگو کے والد کا خیال تھا کہ جو کچھ ہوتا ہے فیض سے ہوتا ہے۔ استاد کی دعا چاہیے جو کہ خدمتِ معلم کے بعد ہی مل سکتی ہے۔ الگو نے یہ فیض حاصل کرنے کے لیے کوئی کمی نہ چھوڑی۔ اب اس سلسلے میں اگر پھر بھی وہ پڑھ لکھ نہ سکا تو اس کے خیال میں اس کا کوئی قصور نہ تھا۔ بس علم کا حصول اس کی قسمت میں ہی نہ تھا۔ ''انسان کے ساتھ جو کچھ ہوتا ہے اس کے نصیب میں لکھا ہوتا ہے۔'' یہ عام عقیدہ ہے۔ الگو بھی قسمت کو ہی موردِ الزام ٹھہرا رہا تھا۔ خود شیخ جمعراتی بھی بصری، سمعی اور نفسیاتی معاونت کی بجائے پڑھانے کے لیے مار پیٹ پر زیادہ اعتقاد رکھتے تھے۔ وہ دعا اور فیض سے زیادہ جسمانی تشدد سے پڑھنے پر مجبور کرنے کے زیادہ قائل تھے۔ اس کا سب سے زیادہ شکار خود شیخ جمن بنا۔ جسمانی سزا کا زیادہ استعمال انسان کو ڈھیٹ بنا دیتا ہے اور وہ منفی راہوں کی طرف بے خوف ہو کر زیادہ راغب ہوتا ہے۔ جمن بھی اسی مار پیٹ سے ضدی ہو کر ان دیکھی منفی راہوں پر چل نکلے اور جب بھی کوئی معاملہ ہوتا، اردگرد کے دیہات میں جمن کا نام اس سلسلے میں لیا جاتا۔ جمن اس لحاظ سے بھی معروف تھے کہ وہی جمن جس کے والد شیخ جمعراتی اس کی بہت مرمت کرتے تھے، لوگ یہ حوالہ دے کر اسے پہچانا کرتے۔

سوالات

سوال: 1　مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

(الف)　جمن شیخ اور الگو چودھری میں دوستی کا آغاز کب ہوا؟　(بورڈ 2016ء)　09806004

جواب:　جمن شیخ اور الگو چودھری میں دوستی کا آغاز اس زمانہ میں ہوا جب دونوں لڑکے جمن کے پدر بزرگوار شیخ جمعراتی کے روبرو زانوئے ادب تہ کرتے تھے۔

(ب)　شیخ جمن کی بیوی کا خالہ کی ملکیت کے ہبہ نامے کی رجسٹری کے بعد خالہ سے کیسا سلوک تھا؟　09806005

جواب:　شیخ جمن کی بیوی نے خالہ کی ملکیت کے ہبہ نامے کی رجسٹری شیخ جمن کے نام ہو جانے کے بعد بوڑھی خالہ کی خاطر داریاں ختم کر دیں۔ رفتہ رفتہ سالن کی مقدار روٹیوں سے کم کر دی۔ خالہ کی شکایت پر شیخ جمن بے اعتنائی سے پیش آیا۔

Scanned with CamScanner

(ج) الگو چودھری کے پنچ مقرر ہونے پر شیخ جمن کیوں خوش تھا؟
جواب: الگو چودھری کے پنچ مقرر ہونے پر شیخ جمن اس لیے خوش تھا کیوں کہ اس کی الگو چودھری کے ساتھ دوستی تھی اور جمن کے خیال میں تھا کہ الگو چودھری فیصلہ کرتے وقت دوستی کا خیال کرتے ہوئے اس کے حق میں فیصلہ سنائے گا۔

09806007
(د) الگو چودھری نے کیا فیصلہ دیا؟
جواب: الگو چودھری نے فیصلہ سنایا۔ ''شیخ جمن! پنچوں نے اس معاملے پر اچھی طرح غور کیا۔ زیادتی سراسر تمھاری ہے۔ کھیتوں سے معقول منافع ہوتا ہے۔ تمھیں چاہیے کہ خالہ جان کے ماہوار گزارے کا بندوبست کردو۔ اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں۔ اگر تمھیں یہ منظور نہیں تو ہبہ نامہ منسوخ ہو جائے گا۔''

09806008 (بورڈ 2015,18,19ء)
(ہ) الگو چودھری کا فیصلہ سن کر شیخ جمن کا ردِعمل کیا تھا؟
جواب: جمن نے فیصلہ سنا اور سناٹے میں آ گیا۔

09806009
(و) الگو چودھری نے سمجھو سیٹھ کو بیل کیوں فروخت کیا؟
جواب: الگو چودھری نے میلے سے دو بیل خریدے تھے۔ ایک بیل مر گیا۔ دوسرا اس کے کسی کام کا نہ تھا۔ اس کا جوڑا بہت ڈھونڈا مگر نہ ملا۔ ناچار اسے بیچنے کی صلاح ہوئی۔

09806010
(ز) سمجھو سیٹھ نے الگو چودھری سے خریدے ہوئے بیل کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟
جواب: سمجھو سیٹھ بیل کو منڈی لے گئے۔ وہاں کچھ سوکھا بھس ڈال دیا اور غریب جانور ابھی دم بھی نہ لینے پاتا تھا کہ پھر جوت دیا۔ مہینے بھر میں بیچارے کا کچومر نکل گیا۔ یکے کا جوا دیکھتے ہی بے چارے کا ہاؤ چھوٹ جاتا؛ ایک ایک قدم چلنا دوبھر تھا؛ ہڈیاں نکل آئی تھیں، لیکن اصیل جانور، مار کی تاب نہ تھی۔ ایک دن چوتھے کھیوے میں سیٹھ جی نے دونا بوجھ لادا، دن بھر کا تھکا جانور، پیر مشکل سے اٹھتے تھے۔ اس پر سیٹھ جی کوڑے رسید کرنے لگے۔ بیل جگر توڑ کر چلا۔ کچھ دور دوڑا۔ چاہا کہ ذرا دم لے، ادھر سیٹھ جی کو جلد گھر پہنچنے کی فکر، کئی کوڑے بے دردی سے لگائے۔ بیل نے ایک بار پھر زور لگایا، مگر طاقت نے جواب دے دیا۔ زمین پر گر پڑا اور ایسا گرا کہ پھر نہ اٹھا۔

(ح) الگو چودھری اور سمجھو سیٹھ نے کون سا تنازع پنچایت کے سامنے پیش کیا؟
09806011
جواب: الگو چودھری اور سمجھو سیٹھ نے بیل کا تنازع پنچایت کے سامنے پیش کیا۔

(ط) شیخ جمن نے فیصلہ سناتے ہوئے انصاف کے اصولوں کو کہاں تک پورا کیا؟
09806012
جواب: شیخ جمن کو اپنی عظیم الشان ذمہ داری کا احساس تھا۔ اس نے انصاف کے تمام اصولوں کو پورا کیا۔

سوال: پریم چند کا اصل نام کیا تھا؟
09806013
جواب:۔ پریم چند کا اصل نام دھنپت رائے تھا۔

سوال: پریم چند کہاں پیدا ہوئے؟
09806014
جواب:۔ پریم چند ہندوستان کے ضلع بنارس کے ایک گاؤں ملہی میں پیدا ہوئے۔

سوال: پریم چند کس تنظیم کے پہلے صدر تھے؟
09806015
جواب:۔ انجمن ترقی پسند مصنفین (1936)۔

سوال: پریم چند کی تحریروں کا بنیادی موضوع کیا ہے؟
09806016
جواب:۔ پریم چند نے اپنی تحریروں میں ہندوستان کے دیہات میں بسنے والے مزدوروں اور کسانوں کی زندگی اور ان کے مسائل کامیابی کے ساتھ بیان کیے ہیں۔ ان کی تحریروں کی بنیاد معاشرتی مسائل، نفسیاتی مطالعہ اور مشاہدہ ہے۔

Scanned with CamScanner

09806017
سوال: پریم چند کے افسانوں کی خصوصیت کیا ہے؟
جواب:۔ ان کے افسانوں میں نیکی تمام تر مشکلات کے باوجود بدی کے مقابلے میں غالب رہتی ہے اور ان کی زبان سادہ ہے۔
09806018
سوال: پریم چند کا شمار کس ادبی حلقہ میں ہوتا ہے؟
جواب:۔ پریم چند کا شمار اردو کے اولین افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ وہ ترقی پسند ادیب تھے۔
09806019
سوال: افسانہ پنچایت کے کرداروں کے نام لکھیں؟
جواب:۔ جمن شیخ، الگو چودھری، سمجھو سیٹھ، رام دھن مصر، بی فہمین، چودھرائن، بوڑھی خالہ، سیٹھانی، شیخ جمعراتی۔
09806020
سوال: جمن اور الگو کا باہمی تعلق کیا تھا؟
جواب:۔ جمن شیخ اور الگو چودھری میں بڑا یارانہ تھا۔ ایک دوسرے پر کامل اعتماد تھا۔
09806021
سوال: جمن شیخ کے والد کا کیا نام تھا؟
جواب:۔ شیخ جمعراتی۔
09806022
سوال: الگو کے والد کا استاد کے بارے میں کیا مقولہ تھا؟
جواب:۔ وہ کہا کرتے، استاد کی دعا چاہیے، جو کچھ ہوتا ہے، فیض سے ہوتا ہے۔
09806023
سوال: خالہ نے پنچ کے انصاف کرنے کو کن الفاظ میں بیان کیا؟
جواب:۔ پنچ کا حکم اللہ کا حکم ہے۔ پنچ کے منہ سے جو بات نکلتی ہے، وہ اللہ کی طرف سے نکلتی ہے۔
09806024
سوال: جمن شیخ کے پنچ مقرر ہونے پر سمجھو سیٹھ کیوں خوش تھا؟
جواب:۔ الگو نے جمن شیخ کے خلاف فیصلہ سنایا تھا۔ اب الگو کے خلاف جمن شیخ کے پنچ مقرر ہونے پر سمجھ سیٹھ خوش تھا کہ جمن بدلہ لے گا اور اس کے حق میں فیصلہ کرے گا۔
09806025
سوال: الگو نے استاد کی کس طرح خدمت کی؟
جواب:۔ الگو نے استاد کی بہت خدمت کی، خوب رکابیاں مانجھیں، خوب پیالے دھوئے، استاد کا حُقہ دَم نہ لینے پاتا تھا۔
09806026
سوال: جمن پر تازیانے کے بے دریغ استعمال نے کیا رنگ دکھایا؟
جواب:۔ اسی کا فیض تھا کہ آج جمن کی قرب و جوار کے مواضعات میں پرسش ہوتی تھی۔
09806027
سوال: خالہ کے پنچایت جانے پر جمن شیخ کیوں شکاری کی طرح ہنستا تھا؟
جواب:۔ پنچایت کی صدا کس کے حق میں اٹھے گی؟ اس کے متعلق شیخ جمن کو اندیشہ نہیں تھا۔ قرب و جوار میں ایسا کون تھا جو ان کا ممنون نہ ہو اور ان کی دشمنی مول لے سکے۔ آسمان سے فرشتوں نے تو پنچایت کرنے آنا نہیں تھا۔
09806028
سوال: الگو چودھری خالہ کے بلانے پر پنچایت میں کیوں نہیں آنا چاہتے تھے؟
جواب:۔ خالہ کا جمن شیخ سے تنازعہ تھا۔ الگو جمن کے گہرے دوست تھے اور اس سے بگاڑنا نہیں چاہتے تھے۔
09806029
سوال: خالہ کی جائیداد جمن شیخ کے نام لکھنے کے کتنے عرصے بعد جھگڑا کھڑا ہوا؟
جواب:۔ خالہ کی جائیداد جمن شیخ کے نام لکھنے کے سال چھ مہینے بعد ہی جھگڑا کھڑا ہو گیا۔
09806030
سوال: جمن نے خالہ سے کیا وعدہ کیا تھا؟
جواب:۔ جمن نے خالہ کو تاحیات روٹی کپڑا دینے کا وعدہ کیا تھا۔

Scanned with CamScanner

09806031 سوال: خالہ نے کتنا عرصہ رودھو کر گزارا؟

جواب:۔ خالہ نے سال چھ مہینے رودھو کر کاٹے۔

09806032 سوال: جمن نے پنچایت میں خالہ کے بارے میں کیا بیان دیا؟

جواب:۔ جمن نے بتایا کہ وہ خالہ کی خدمت میں کوئی کمی نہیں رہنے دیتے۔ ہاں اس کی بیوی اور خالہ میں اَن بَن رہتی ہے۔ خالہ کو ماہوار… دے سکتے۔

09806033 سوال: الگو چودھری کو جرح کرنے میں کیوں مہارت حاصل تھی؟

جواب:۔ الگو کو آئے دن عدالت سے واسطہ رہتا تھا۔ قانونی آدمی تھے۔

09806034 سوال: سیٹھانی نے حفظ ماتقدم کے طور پر کیا سیاسی بیان دیا؟

جواب:۔ سیٹھانی نے کہا کہ نگوڑے (الگو) نے ایسا منحوس بیل دیا کہ سارے جنم کی کمائی لٹ گئی۔

09806035 سوال: الگو نے سمجھو سیٹھ کو بیل کتنے روپے میں فروخت کیا؟

جواب:۔ ڈیڑھ سو روپے۔

09806036 سوال: قیمت مانگنے پر الگو سے کیا سلوک ہوتا؟

جواب:۔ سیٹھ اور سیٹھانی دونوں جھلائے ہوئے کتوں کی طرح چڑھ بیٹھتے۔ دھوکا باز قرار دیتے کہ مُردہ اور منحوس بیل دیا تھا۔ صبر نہیں ہوتا تو د… کے لیے ہمارا بیل لے جاؤ۔

09806037 سوال: الگو چودھری کے بیل کس نسل کے تھے؟

جواب:۔ پچھائیں نسل کے خوبصورت بیل تھے۔

09806038 سوال: جمن شیخ نے کیا فیصلہ دیا؟

جواب:۔ سمجھو کو بیل کی پوری قیمت دینا واجب ہے۔ جس وقت بیل ان کے گھر آیا، اس کو کوئی بیماری نہ تھی۔

09806039 سوال: جمن نے پنچ کی کیا خوبی بیان کی؟

جواب:۔ پنچایت کی مسند پہ بیٹھ کر نہ کوئی کسی کا دوست ہوتا ہے اور نہ دشمن۔ انصاف کے سوا اسے اور کچھ نہیں سوجھتا۔

۲۔ سبق کو پیش نظر رکھتے ہوئے خالی جگہ پر کریں۔

09806040 (الف) جمن شیخ اور الگو چودھری میں بڑا.................. تھا۔ (یارانہ)

09806041 (ب) جمن جب حج کرنے گئے تھے تو.................. الگو کو سونپ گئے تھے۔ (اپنا گھر)

09806042 (ج) ان کے باپ.................. کے آدمی تھے۔ (پرانی وضع)

09806043 (د) شیخ جمعراتی خود دعا اور فیض کے مقابلے میں.................. کے زیادہ قائل تھے۔ (تازیانے)

09806044 (ر) جمن نے وعدے وعید کے.................. دکھا کر خالہ اماں سے وہ ملکیت اپنے نام کرالی تھی۔ (سبز باغ)

09806045 (ہ) خالہ جان اپنے.................. کی بات نہیں سن سکتی تھیں۔ (مرنے)

09806046 (و) بوڑھی خالہ نے اپنی دانست میں تو.................. کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ (گریہ وزاری)

09806047 (ز) شیخ جمن کو بھی اپنی.................. ذمے داری کا احساس ہوا۔ (عظیم الشان)

09806048 (ح) دوستی کا.................. درخت پھر سے ہرا ہو گیا۔ (مرجھایا ہوا)

…06049

Scanned with CamScanner

۳۔ سبق کو مدنظر رکھ کر درست بیان کے آگے (✓) اور غلط بیان کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

(الف) الگو جب کبھی باہر جاتے تو جمن پر اپنا گھر چھوڑ جاتے۔ ✓ 09806050

(ب) الگو کے باپ نئے انداز کے آدمی تھے۔ ✗ 09806051

(ج) الگو کی ایک بوڑھی، بیوہ خالہ تھیں۔ ✗ 09806052

(د) کئی دن تک بوڑھی خالہ لکڑی لیے آس پاس کے گاؤں کے چکر لگاتی رہیں۔ ✓ 09806053

(ہ) جمن نے بڑھیا کو پیار بھری نظروں سے دیکھا۔ ✗ 09806054

(و) شیخ جمن اپنی خالہ کو ماں کے برابر سمجھتے تھے۔ ✗ 09806055

(ز) الگو قانونی آدمی نہیں تھے۔ ✗ 09806056

(ح) ایک ایک سوال جمن کے دل پر ہتھوڑے کی طرح لگتا تھا۔ ✓ 09806057

(ط) پنچایت کے ایک ہفتے بعد ایک بیل مر گیا۔ ✗ 09806058

(ی) سمجھو سیٹھ منڈی سے تیل نمک لاد کر لاتے اور گاؤں میں بیچتے تھے۔ ✓ 09806059

(س) رام دھن نے پہلا نام جمن کا سنا تو کلیجہ دھک سے ہو گیا۔ ✗ 09806060

(ص) شیخ جمن کو پنچ بن کر اپنی ذمے داری کا احساس نہ ہوا۔ ✗ 09806061

۴۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیے۔ 09806062

ساجھا، زانوئے ادب تہ کرنا، وضع، رفتہ رفتہ، صلح پسند، تاحینِ حیات، پنچ (جواب کے لیے دیکھیے الفاظ معانی)

۵۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی مؤنث لکھیں۔ 09806063

لفظ	مؤنث	لفظ	مؤنث	لفظ	مؤنث
استاد	استانی	شیخ	شیخانی	چودھری	چودھرائن
سیٹھ	سیٹھانی	بیل	گائے		

۶۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں۔ 09806064

زانوئے ادب۔ وضع۔ تحصیل علم۔ فرو گزاشت۔ پرسش۔ تصفیہ۔ رسوخ۔ منطق۔ تحکمانہ۔ مباحثہ

ج زانوئے اَدَب وَضع تَحصِیلِ عِلم فَرُوگُزَاشت پُرسِش
تَصفِیَہ رُسُوخ مَنطَق تَحکُمَانَہ مُبَاحَثَہ

۷۔ اس سبق کا خلاصہ لکھیں۔ 09806065

جواب: دیکھیے خلاصہ۔

۸۔ عبارت کی تشریح کریں۔ سبق کا عنوان اور مصنف کا نام بھی لکھیں۔ 09806066

"بھیا! جب سے تم نے .... حق اور انصاف کی زمین پر کھڑا تھا۔"

جواب: دیکھیے تشریح۔

Scanned with CamScanner

9۔ ذیل میں مختلف محاوروں کو دو دو جملوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ درست استعمال کے آگے (✓) اور غلط بیان کے آگے (×) کا نشان لگائیں۔

(i) سبز باغ دکھانا: (الف) اکرم نے مجھے ملتان میں اپنے سبز باغ دکھائے۔ × 09806067

(ب) سیاسی لوگ سبز باغ دکھا کر عوام کو لوٹتے ہیں۔ ✓ 09806068

(ii) زخم پر نمک چھڑکنا: (الف) سعد نے میرے بازو کے زخم پر نمک چھڑکا تو میری چیخیں نکل گئیں۔ × 09806069

(ب) آپ میرے زخم پر نمک چھڑکنے کی بجائے میری مدد کریں۔ ✓ 09806070

(iii) بغلیں جھانکنا: (الف) انسب میرے سوال پر بغلیں جھانکنے لگا۔ ✓ 09806071

(ب) کسی کی بغلیں جھانکنا بری بات ہے۔ × 09806072

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ پریم چند کا اصل نام تھا: 09806073

(A) دھنپت رائے (B) کرشن (C) پرتھوی راج (D) بنارس خان

2۔ پریم چند ضلع بنارس کے گاؤں میں پیدا ہوئے: (بورڈ 2019ء) 09806074

(A) رام پور (B) ملہی (C) کرشن نگر (D) بنارسی

3۔ پریم چند کے والد منشی عجائب لال ملازم تھے: 09806075

(A) ریلوے میں (B) پولیس میں (C) ڈاک خانے میں (D) محکمہ مالیات میں

4۔ پریم چند نے سرکاری ملازمت کا آغاز کیا: 09806076

(A) 1898ء میں (B) 1900ء میں (C) 1905ء میں (D) 1910ء میں

5۔ پریم چند نے 1919ء میں بی۔اے کیا: 09806077

(A) علی گڑھ سے (B) لنکن یونی ورسٹی سے (C) الٰہ آباد یونی ورسٹی سے (D) آکسفورڈ سے

6۔ 1936ء میں انجمن ترقی پسند مصنفین کے اجلاس کی صدارت کی: 09806078

(A) پہلے (B) دوسرے (C) تیسرے (D) چوتھے

7۔ پریم چند نے اپنی تحریروں میں مسائل بیان کیے: 09806079

(A) طلبا کے (B) عورتوں کے (C) بزرگوں کے (D) مزدوروں اور کسانوں کے

8۔ منشی پریم چند کا شمار ہوتا ہے: 09806080

(A) افسانہ نگاروں میں (B) ڈرامہ نگاروں میں (C) نثر نگاروں میں (D) غزل گو شعرا میں

9۔ منشی پریم چند نے افسانوں کے علاوہ لکھے: 09806081

(A) ڈرامے (B) ناول (C) قصیدے (D) مرثیے

10۔ جمن شیخ اور الگو چودھری میں بڑا تھا: (بورڈ 2019ء) 09806082

(A) جلاپا (B) حسد (C) یارانہ (D) دوستانہ

Scanned with CamScanner

11- الگو کے والد آدمی تھے: 09806083

(A) پرانی سوچ کے (B) پرانی وضع کے (C) تنگ ذہن کے (D) وسیع ذہن کے

12- الگو کے والد کو تعلیم کی نسبت زیادہ بھروسا تھا: 09806084

(A) تندرستی پر (B) وسیع النظری پر (C) قدامت پسندی پر (D) استاد کی خدمت پر

13- بوڑھی بیوہ شیخ جمن کی تھی: 09806085

(A) خالہ (B) چچی (C) پھوپھی (D) پڑوسن

14- جمن آدمی تھا: 09806086

(A) انصاف پسند (B) صلح پسند (C) امن پسند (D) ترقی پسند

15- شیخ جمن کو کامل اعتماد تھا اپنی طاقت، رسوخ اور: 09806087

(A) منطق پر (B) سوچ پر (C) تندرستی پر (D) عقل مندی پر

16- خالہ نے کہا: "بیٹا! کیا بگاڑ کے ڈر سے بات نہ کہو گے؟" 09806088

(A) انصاف کی (B) عدل کی (C) ایمان کی (D) صلح کی

17- شام کو پنچایت بیٹھی: 09806089

(A) چھت کے نیچے (B) پیڑ کے نیچے (C) قنات کے نیچے (D) برآمدے میں

18- پنچ کا حکم ہوتا ہے: 09806090

(A) اللہ کا (B) بندے کا (C) بادشاہ کا (D) حکمران کا

19- پنچ کے منہ سے جو بات نکلتی ہے وہ نکلتی ہے: 09806091

(A) انسانوں کی طرف سے (B) حکومت کی طرف سے

(C) لوگوں کی طرف سے (D) اللہ کی طرف سے

20- الگو کو آئے دن واسطہ رہتا تھا: 09806092

(A) تعلیم سے (B) عدالت سے (C) حکومت سے (D) بچوں سے

21- الگو آدمی تھے: 09806093

(A) انصاف پسند (B) قانونی (C) صلح پسند (D) امن پسند

22- الگو اور جمن کی دوستی کی جڑیں ہلا دیں: 09806094

(A) دشمنی نے (B) فیصلے نے (C) انصاف نے (D) عدل نے

23- جمن کے دل سے خیال دور نہ ہوتا تھا: 09806095

(A) دوست کی وفاداری کا (B) دوست کی دشمنی کا

(C) دوست کی غداری کا (D) دوست کی انصاف پسندی کا

24- الگو چودھری پچھلے سال میلے سے لائے: 09806096

(A) ایک بیل (B) دو بیل (C) تین بیل (D) چار بیل

Scanned with CamScanner

25۔ ایک بیل مرگیا پنچایت کے:
(A) ایک مہینہ بعد (B) ایک ہفتہ بعد (C) ایک سال بعد (D) دو سال بعد
09806097

26۔ الگو چودھری نے اپنے ڈنڈے سے چودھرائن کی داد دی:
(A) شعلہ بیانی کی (B) شیریں بیانی کی (C) خلوص کی (D) بدزبانی کی
09806098

27۔ الگو جب اپنے بیل کی قیمت مانگتے تو سیٹھ اور سیٹھانی دونوں جھلائے ہوئے کتوں کی طرح:
(A) دوڑ پڑتے (B) پل پڑتے (C) چڑھ بیٹھتے (D) بھاگ جاتے
09806099

28۔ ہاتھ دھولینا آسان کام نہ تھا:
(A) سو روپے سے (B) ڈیڑھ سو روپے سے (C) دو سو روپے سے (D) تین سو روپے سے
09806100

29۔ پریم چند کے افسانوں میں نیکی تمام تر مشکلات کے باوجود بدی کے مقابلے میں رہتی ہے:
(A) بلند تر (B) کم تر (C) غالب (D) ماتحت
09806101

30۔ منشی پریم چند کی تحریروں کی بنیاد ہے:
(A) معاشرتی مسائل (B) نفسیاتی مسائل (C) مطالعہ اور مشاہدہ (D) تینوں
09806102

31۔ ناول میدان عمل، بازار حسن اور گئودان کو زیادہ ملی:
(A) دولت (B) شہرت (C) عزت (D) بدنامی
09806103

32۔ جمن شیخ اور الگو چودھری کو ایک دوسرے پر کامل تھا:
(A) بھروسا (B) یقین (C) اعتماد (D) فخر
09806104

33۔ جمن کے والد کا نام تھا:
(A) شیخ امین (B) عبدالسلام (C) شیخ زاہد (D) شیخ جمعراتی
09806105

34۔ جمن کے والد کو زیادہ بھروسا تھا:
(A) خدمت خلق پر (B) حقوق العباد پر (C) استاد کی خدمت پر (D) اپنے آپ پر
09806106

35۔ استاد کی دعا چاہیے، جو کچھ ہوتا ہے:
(A) علم سے ہوتا ہے (B) دولت سے ہوتا ہے
(C) کرامت سے ہوتا ہے (D) فیض سے ہوتا ہے
09806107

36۔ شیخ جمعراتی خود دعا اور فیض کے مقابلے میں زیادہ قائل تھے: (بورڈ 2016ء)
(A) پیار کے (B) ظلم کے (C) تازیانے کے (D) محنت کے
09806108

37۔ شیخ جمن کی خالہ کا کوئی نہ تھا:
(A) بیٹا (B) بھائی (C) وارث (D) رشتہ دار
09806109

Scanned with CamScanner

38۔ جمن نے خالہ اماں سے ملکیت اپنے نام کرائی: 09806110

(A) پیسے دے کر (B) سبز باغ دکھا کر (C) لالچ دے کر (D) زبردستی

39۔ جمن کی اہلیہ کا نام تھا: 09806111

(A) نسرین (B) بی فہمین (C) بی فاطمہ (D) بی شبراتن

40۔ خالہ جان بات نہ سن سکتی تھیں: 09806112

(A) اپنے جینے کی (B) اپنے غم کی (C) اپنے بڑھاپے کی (D) اپنے مرنے کی

41۔ خالہ جان جامے سے باہر ہو کر دھمکی دیتی تھیں: 09806113

(A) مرنے کی (B) کنویں میں چھلانگ لگانے کی (C) زہر کھانے کی (D) پنچایت کی

42۔ بوڑھی خالہ نے اپنی دانست میں گریہ زاری کرنے میں کوئی اٹھا نہ رکھی: 09806114

(A) ضرورت (B) کسر (C) حاجت (D) مجبوری

43۔ منشی پریم چند سکول میں مدرس ہوئے: 09806115

(A) مڈل کے بعد (B) میٹرک کے بعد (C) ایف۔اے کے بعد (D) بی۔اے کے بعد

44۔ منشی پریم چند کا ملازمت کے ساتھ ساتھ سلسلہ جاری رہا: 09806116

(A) تعلیم حاصل کرنے کا (B) شکار کا (C) کھیل تماشے کا (D) شعروشاعری کا

45۔ منشی پریم چند نے ملازمت سے استعفا دیا: 09806117

(A) 1921ء میں (B) 1922ء میں (C) 1923ء میں (D) 1924ء میں

46۔ منشی پریم چند نے واقعات اور حقائق کو موضوع بنا کر تحریروں میں رنگ بھرا: 09806118

(A) علاقائی (B) مقامی (C) دیہاتی (D) بین الاقوامی

47۔ منشی پریم چند کے افسانوں کے کرداروں میں پایا جاتا ہے: 09806119

(A) فرق (B) تغیر (C) تنوع (D) تضاد

48۔ رام دھن مصر نے کہا: ''قیمت کے علاوہ ان سے لیا جائے'': 09806120

(A) بدلہ (B) تاوان (C) جرمانہ (D) سونا

49۔ پنچایت کی مسند پر بیٹھ کر نہ کوئی کسی کا دوست ہوتا ہے اور نہ: 09806121

(A) جمن (B) بھائی (C) رشتہ دار (D) دشمن

50۔ دوستی کا مرجھایا ہوا درخت پھر سے ہو گیا: 09806122

(A) بڑا (B) ہرا (C) سفید (D) سرخ

Scanned with CamScanner

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	A	2	B	3	C	4	B
5	C	6	A	7	D	8	A
9	B	10	C	11	B	12	D
13	A	14	B	15	A	16	C
17	B	18	A	19	D	20	B
21	B	22	B	23	C	24	B
25	A	26	B	27	C	28	B
29	C	30	D	31	B	32	C
33	D	34	C	35	D	36	C
37	C	38	B	39	B	40	D
41	D	42	B	43	B	44	A
45	A	46	B	47	C	48	B
49	D	50	B				

Scanned with CamScanner

Ch # 4 Ex 4.1

i) $\frac{120x^2y^3z^5}{30x^3yz^2}$

Sol:- $= \frac{120x^2y^3z^5}{30x^3yz^2}$

$= \frac{\overset{4}{\cancel{120}}\,y^{3-1}\,z^{5-2}}{\underset{1}{\cancel{30}}\,x^{3-2}}$

$= \frac{4y^2z^3}{x}$ Ans

ii) $\frac{8a(x+1)}{2(x^2-1)}$

$= \frac{\overset{4}{\cancel{8}}a(x+1)}{\underset{1}{\cancel{2}}(x^2-1)}$

$= \frac{4a(x+1)}{(x)^2-(1)^2}$ $\because a^2-b^2 = (a+b)(a-b)$

$= \frac{4a\cancel{(x+1)}}{\cancel{(x+1)}(x-1)}$

$= \frac{4a}{x-1}$ Ans

Scanned with CamScanner